



سوال

کیا عیسیٰ علیہ السلام پر اٹھائے جانے کے بعد زمین پر اترے ہیں کہ نہیں۔

جواب

الحمد للہ

اللہ تعالیٰ نے تولد فرما کر اس میں ہمارے لئے صرف یہ ہی ذکر کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو ایک ہی مرتبہ اٹھایا گیا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے :

بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا۔

تو اللہ تعالیٰ نے تو ہمارے لئے اس بات کا ذکر نہیں فرمایا کہ انہیں زمین کی طرف لوٹایا گیا ہو تو ان لوگوں پر جو کہ یہ گمان کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ زمین پر لوٹایا گیا تھا یہ ہے کہ وہ اس کی دلیل پیش کریں، اگر وہ دلیل پیش نہیں کر سکتے تو پھر بحث و جدال کی کوئی بنیاد اور اساس نہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ! میں تجھے پورے زمین والوں اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تجھے کافروں سے پاک کرنے والا ہوں اور تیرے تابعداروں کو قیامت تک کافروں پر غالب کرنے والا ہوں، پھر تم سب کامیری طرف ہو لو گناہ ہے، میں ہی تمہارے آپس کے اختلافات کا جس میں تم اختلاف کرتے ہو فیصلہ کروں گا آل عمران (55)

ابن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ :

"توفیہ" یہ رفع یعنی اوپر اٹھانا ہی ہے، اور اکثر کا قول ہے کہ یہاں پر موت سے مراد نیند ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جو کہ تمہیں رات کو فوت کرتا ہے

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے :

اللہ تعالیٰ روجوں کو ان کی موت کے اور جن کی موت نہیں آئی انہیں ان کی نیند کے وقت قبض کر لیتا ہے آخر آیت تک۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے : (اس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا ہے جس نے ہمیں موت کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے)۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (6312) صحیح مسلم حدیث نمبر (2711)

اور اللہ تعالیٰ نے جو اس آیت میں عیسیٰ علیہ السلام کے اوپر اٹھائے جانے کا ذکر کیا ہے اس میں بھودلوں کے اس دعویٰ کا رد پایا جاتا ہے کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا



ہے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا ہے: **(یہ سزا تھی) اس کا سبب ان کی عہد شکنی، اور احکام الہی کے ساتھ کفر کرنا، اور اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو ناحق قتل کرنا، اور اس وجہ سے کہ وہ یہ کہتے تھے کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہے، حالانکہ دراصل ان کے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے، اس لئے یہ قدر قتل ہی ایمان لاتے ہیں، ان کے کفر اور ان کے مریم (علیہا السلام) پر بہت بڑا ہتھانہ باندھنے کے باعث، اور اس قول کی وجہ سے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کو قتل کر دیا، حالانکہ نہ تو انہوں نے اسے قتل ہی کیا اور نہ ہی سولی چڑھایا، بلکہ ان کے لئے ان (عیسیٰ علیہ السلام) کی شبیہ بنا دیا گیا تھا، یقین جانو کہ عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارہ میں اختلاف کرنے والے ان کے بارہ میں شک میں ہیں، انہیں اس کا کوئی یقین نہیں وہ صرف تخمینی باتوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں، اتنا تو یقینی ہے کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف اٹھایا ہے، اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست اور پوری حکمت والا ہے، اہل کتاب میں ایک بھی ایسا نہیں بچے گا جو کہ عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے قبل ان پر ایمان نہ لائے گا، اور قیامت کے دن آپ ان پر گواہ ہوں گے النساء (155-159)**

تو عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک فوت نہیں ہوئے بلکہ جب یہودیوں نے انہیں قتل کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمان پر اٹھایا، اور آخری زمانے میں قیامت کے قریب آسمان سے نزول فرمائیں گے اور زمین میں اسلام کا نفاذ کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جتنی ان کی زندگی گزاریں گے اور ان کی موت کے بعد مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔
ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ:

اللہ تعالیٰ کے اس قول قبل موتہ میں ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹ رہی ہے، یعنی اس کا معنی یہ ہوگا کہ اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جو کہ عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے اور یہ اس وقت ہوگا جب عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے قبل زمین پر نزول فرمائیں گے، جس کا بیان آگے آئے گا، تو اس وقت سب اہل کتاب ان پر ایمان لائیں گے وہ اس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام جزیرہ کو اٹھا دیں گے اور اسلام کے علاوہ کچھ بھی قبول نہیں کریں گے۔
اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: **اور تجھے کافروں سے پاک کرنے والا ہوں** یعنی میرا تجھے آسمان پر اٹھالینے سے۔

اور یہ فرمان: **اور تیرے تابعداروں کو قیامت تک کافروں پر غالب کرنے والا ہوں** اور وقتاً ایسا ہی ہوا تو جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا تو اس کے بعد ان کے ساتھی جدا جدا ہو گئے کچھ تو ان ایمان لائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندہ اور رسول اور اللہ تعالیٰ کی بندی کے بیٹے ہیں، اور کچھ نے اس میں غلو سے کام لیا اور انہیں اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنا ڈالا، اور دوسروں نے کہا کہ وہ اللہ ہی ہے، اور کچھ نے کہ کنا شروع کر دیا کہ وہ تین میں سے تیسرا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کے اقوال کو قرآن کریم میں نقل فرمایا کہ ہر فریق کا رد بھی فرمایا ہے، تو اس حالت وہ تقریباً تین سو سال تک رہے، پھر اس کے بعد یونانی بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نکلا جسے قسطنطین کہا جاتا تھا تو وہ نصرانی دین میں داخل ہوا، کہا جاتا ہے کہ وہ صرف بطور حیلہ دین میں داخل ہوا تھا تاکہ اسے خراب کر دے کیونکہ وہ ایک فلسفی تھا، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ اس کی جہالت سے تھا، مگر یہ بات مسلمہ ہے کہ اس نے دین مسیح کو بدل کر رکھ دیا اور اس میں تحریف کر دی اور اس میں کچھ زیادتی اور کچھ کمی بھی کر ڈالی، اور ان کے لئے قوانین اور امانت کبریٰ وضع کی جو کہ اصل میں خیانت حقیرہ تھی۔

اور اس نے اپنے زمانے میں خنزیر کا گوشت حلال کر دیا اور اس کے لئے گرجوں اور کلیاؤں اور عبادت گاہوں وغیرہ کی تصویریں بنائیں اور ان کے دس روزوں کا اضافہ کر دیا اس لئے کہ ان کا گمان یہ ہے کہ یہ روزوں کی زیادتی اس کے گناہ کی وجہ سے ہے جس کا اس نے ارتکاب کیا تھا، تو اس طرح دین مسیح دین قسطنطین بن کر رہ گیا، یہاں تک کہ اس نے ان کے لئے بارہ ہزار سے بھی زیادہ گرجے اور عبادت گاہیں اور گھر وغیرہ بنوائے اور ایک شہر بھی بنوایا جسے اس نے اپنی طرف منسوب کیا، اور اس ان میں سے شاہی گروہ نے اس کی پیروی کی اور وہ اس میں یہودیوں پر بہت ہی سخت تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی ان کے خلاف مدد فرمائی کیونکہ وہ یہودیوں سے حق کے زیادہ قریب تھا، اگرچہ وہ سب کے سب کافر ہی ہیں اللہ تعالیٰ کی ان پر لعنتیں ہوں۔

تو جب اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو جو ان پر ایمان لایا وہ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور اس کی کتابوں پر حقیقی ایمان بھی وہی لایا تو وہ زمین پر وہی بر نبی کے قبیعین ہیں۔ اھ



واللہ تعالیٰ اعلم .

اسلام سوال و جواب

فتویٰ نمبر: 3221